© rasailojaraid.com

حکمتِ سیّد مودودیؒ

فیصلہ کُن لمحہ

(ادارہ)

یہ وقت جس سے ہم آج گذر رہے ہیں، ہماری اپنی تاریخ کے نازک ترین اوقات میں سے ہے۔ اس وقت ہم ایک دوراہے پر کھڑے ہیں اور ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ ہمارے سامنے جو دو راستے کھلے ہیں، اُن میں سے کس کی طرف بڑھیں۔ اِس موقع پر جو فیصلہ بحیثیت قوم ہم کریں گے، وہ نہ صرف ہمارے مستقبل پر، بلکہ نہ معلوم کتنی مدت تک ہماری آئندہ نسلوں پر اثر انداز ہوتا رہے گا۔ ہمارے سامنے ایک راستہ تو یہ ہے کہ ہم ان اُصولوں پر اپنے نظامِ زندگی کی بنیادیں کھڑی کریں جو اسلام نے ہم کو دیئے ہیں۔ ہماری ساری کی ساری زندگی —— ہماری معاشرت، ہماری معیشت، ہمارا تمدن، ہماری سیاست، غرض سب کچھ ان اُصولوں پر استوار ہو جو اسلام نے مقرر کر دیئے ہیں۔ دوسرا راستہ ہمارے سامنے یہ ہے کہ ہم کسی مغربی قوم کے نظامِ زندگی کو قبول کر لیں، خواہ وہ اشتراکیت ہو، لادینی جمہوریت ہو یا کوئی اور نظامِ زندگی ہو۔

اگر خدانخواستہ ہم نے دوسرے راستے کو پسند کیا تو ہم اپنے اسلام کی بحیثیت قوم نفی کریں گے۔ اور اپنے ان تمام اعلانات سے منحرف ہوں گے جو ایک مدت سے ہم خدا اور خلق دونوں کے سامنے کرتے رہے ہیں۔ اور اس اجتماعی وعدہ خلافی کی وجہ سے خدا و خلق دونوں کے سامنے ہمیں رسوا ہونا پڑے گا۔ پھر اس راستے پر چلنے کا سب سے زیادہ افسوسناک نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان میں اسلام کی تاریخ کا قطعی خاتمہ ہو جائے گا۔ بخلاف اس کے اگر ہم پہلا راستہ انتخاب کریں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور خالص اسلامی اصولوں پر اپنی قومی زندگی کو قائم کریں تو ہم دنیا میں بھی سرفراز ہوں گے اور آخرت میں بھی ہمارے لیے کامیابی ہوگی۔ ہم خدا کے حضور بھی سُرخرو ہوں گے اور خلق کے سامنے بھی ہمارا وقار قائم ہوسکے گا۔ ہم اسلامی نظامِ زندگی کے علمبردار بن کر پھر اسی مقام پر کھڑے ہوجائیں گے جس پر ہزاروں برس پہلے جب ایک قوم کھڑی ہوئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اسے مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ: اِنِّی فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔ یعنی تمھیں دنیا کی ساری اقوام پر فضیلت دی جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد جب اسی مقامِ عظمت پر ایک دوسری قوم کھڑی ہوئی تو اسے کہا گیا۔ "کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ" اور "کَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا" یعنی تم بہترین اُمت ہو۔ اور تمھیں مرکزی اُمت بنایا گیا ہے۔

واقعہ درحقیقت یہ ہے کہ صدیوں کے بعد تاریخ میں یہ بات پیش آئی ہے کہ ایک قوم نے کھڑے ہوکر بہ حیثیت قوم کے کہا کہ ہم اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں اور چونکہ غیرمسلم اکثریت کی حکومت میں ہمارے لیے اس کا امکان نہیں ہے، لہٰذا ہمیں ایک آزاد خطۂ زمین ملنا چاہیے۔ اگر ہمیں یہ آزاد خطہ مل جائے تو اس میں پورے کے پورے اسلام کو غالب کریں گے۔ خدا کے ہاں یہ بات مقبول ہوئی کہ جب یہ قوم کہتی ہے کہ ہم اسلامی نظامِ حیات کو اختیار کرنا چاہتے ہیں تو ایک بار اسے موقع دینا چاہیے۔ ایک مدت سے آپ کو پامال کیا جارہا تھا، لیکن آپ نے جب یہ خواہش ظاہر کی کہ آپ پنپنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اس کا موقع فراہم کردیا۔

یہ موقع جس طرح فضل و رحمت ہے، اسی طرح یہ آزمائش و امتحان بھی ہے۔ پاکستان مل جانے کے بعد آپ سب امتحان گاہ میں کھڑے ہیں۔ اب آپ کا اس امر میں امتحان ہے کہ آپ پچھلے دس سال میں جو کچھ زبانوں سے کہتے رہے ہیں، کیا فی الواقع آپ کے دلوں میں بھی وہی ہے؟ جن باتوں کا آپ اعلان کرتے رہے ہیں، کیا آپ کی نیتیں بھی انھیں کے مطابق ہیں؟ خدا و خلق کے روبرو جو اقرار آپ نے کیے ہیں کیا وہ سچے اقرار تھے یا جھوٹے؟ اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اسلامی حکومت قائم کرنے کا جو چرچا آپ نے کیا تھا، کیا وہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے تھا یا اب صدقِ دل سے آپ اپنی زبان سے نکلی ہوئی بات پر عمل کرکے دکھاتے ہیں؟ آپ کہتے تھے کہ پاکستان کا مطلب کیا ہے؟ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔ آپ کہتے تھے کہ ہم پاکستان اس لیے چاہتے ہیں کہ اسلام پر پوری طرح عمل کرسکیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے پاکستان دے کر آپ کو آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ اور وہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ آپ سچے ہیں یا جھوٹے؟

© rasailojaraid.com